۱۔ رحم مادر کی تجارت اور اسلامی احکام:

صنف نازک جو در اصل ماں، بہن اور بیوی کے روپ میں مرد کی غم گسار ہوتی ہے اور جس کے متعلق رسول اللہؐ نے خاص طور پر ہدایت فرمائی ہے کہ اتقوا اللہ فی النساء (ابن ماجہ) (عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو)۔ مگر آج اس کے ساتھ ہر ظلم و جبر روا رکھا جاتا ہے اور اسے صرف بچہ بنانے کی مشین سمجھا جانے لگا ہے اور نوبت یہ ایں جا رسید کہ اس کے رحم کی بھی تجارت کی جانے لگتی ہے جس کو انگریزی میں سروگیسی (Surrogasey) متبادل ماں کہتے ہیں۔

اگر کسی سبب سے کسی عورت کو بچہ پیدا نہیں ہوتا ہے تو دوسری تندرست عورت کو کچھ معاوضہ دے کر اس کی خدمات حاصل کر لی جاتی ہیں اور اس میں طریقہ یہ اپنایا جاتا ہے کہ بانجھ اور بے اولاد عورت کے انڈے کو شوہر کے نطفے سے ایک تشتری میں سائنٹفک طریقے سے فرٹیلائز کرتے ہیں اور اس نطفے کو دوسری تندرست عورت کے رحم میں داخل کر دیتے ہیں اور وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے اور وقت متعینہ پر بچہ پیدا ہو جاتا ہے جس میں تمام جینی خواص شوہر کے پائے جاتے ہیں مگر ناقابل حل مسائل اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب دوسری عورت کے رحم کو ایسے مرد کے نطفے سے فرٹیلائز کیا جائے جو اس کا شوہر نہ ہو تو شرعی طور پر یہ قطعاً ناجائز ہے بلکہ باطل اور حرام ہے، کیونکہ ایک مرد کا نطفہ غیر عورت کے رحم میں داخل کرنا زنا کے مترادف ہے، اسطرح گویا رحم مادر کی تجارت ہوئی جس کی کوئی گنجائش اسلام میں نہیں لیکن اس جدید زمانہ میں یہ مغرب کی دین ہے جس سے پورا معاشرہ اتھل پتھل ہو رہا ہے اور اس طریقے سے پیدا ہونے والا بچہ ماں باپ کی شفقت و محبت سے محروم رہتا ہے، اس کی حرمت کے اسباب یہ ہیں:

۱۔ یہ اللہ کے متعین کردہ طریقہ تولید میں براہ راست مداخلت ہے۔

۲۔ یہ عمل عورتوں کے لئے ایک بہانہ بن جائے گا کہ وہ اپنے رحم کو پیسوں کے لالچ میں بے جا طریقہ سے استعمال کریں۔

۳۔ صحت مند عورتیں دردزہ کی تکلیف سے بچنے کے لئے سروگیسٹ ماں کی تلاش کریں گی۔

۴۔ رحم کی تجارت کرنے والی عورت اس جوڑے سے جس کا بچہ اس نے جنا ہے دعویٰ اور مطالبہ کر سکتی ہے کہ یہ بچہ اس کا ہے۔

۵/ مارچ ۲۰۰۴ء کے راشٹریہ سہارا اردو میں یہ خبر چھپی ہے کہ امریکہ کی ایک خاتون نے اس کا مطالبہ بھی کیا ہے، ان کے علاوہ بھی اس سے اور متعدد پیچیدگیاں اور گوناگوں مسائل پیدا ہوں گے، خونی رشتوں میں انتشار پیدا ہوگا اور وراثت کے مسائل الگ پیدا ہوں گے، اسلام سائنس کی ترقی کے خلاف نہیں ہے لیکن اس کی نگاہ مسائل کے تمام پہلوؤں پر رہتی ہے، اس لئے اس کے احکام اعتدال و توازن پر مبنی ہوتے ہیں، چنانچہ علماء اسلام نے اسے ہر حال میں